بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدّث

NATIONAL MUSLIM ... مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

جلد ۲ | ماہ فروری ۱۹۳۵ء مطابق شوال المکرم ۱۳۵۳ ہجری | نمبر ۱۰

تہلکۂ علمیہ

آہ! علم وعمل کا روشن آفتاب غروب ہوگیا!

"موت العالم موت العالم"

گیر بید دشنہ درکف و نہم برجگر زنید + تا سینہ راز دیدہ فزوں خونچکاں کنید

کون سی آنکھ ہے جو اس زمانۂ قحط الرجال میں ماتم علمی اور غم دینی پر سیلاب اشک نہ بہائے کون سا جگر ہے جو نشتر ہموم وحوادث سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پگھل نہ جائے۔ کون سا دل ہے جو یادگار سلف صالحین ونمونۂ محدثین سابقین کی وفات حسرت آیات پر وفور غم سے خون بنکر صورت اشک نہ بہہ پڑے۔

آہ! حضرت العلامہ مولانا عبد الرحمن مبارکپوری شارح ترمذی جو ابھی کل تک دنیا میں بے مثال ہستی بنکر زینت دہ مجالس حدیث تھے آج زیب آغوش لحد ہیں۔ وہ جو شب کو شمع انجمن تھے آج صرصر قضا کے ہاتھوں صبح سے پہلے دود خاک نہیں عرش رسیدہ ہیں۔ کیونکہ خدا کی رحمت خاص کی گود نگراں اور منتظر تھی۔ افسوس مرحوم نے حدیث کی عظیم الشان خدمت کا جو اہم سلسلہ شروع کر رکھا تھا یعنی تحفۃ الاحوذی کی تالیف اس میں بھی طباعت کی کچھ کسر رہ گئی۔ رمضان سے قبل دہلی میں آنکھ کا اپریشن کرایا تھا جس سے کچھ فائدہ تو ہوگیا تھا لیکن اس کے بعد ہی اس بیماری کا سلسلہ شروع ہوا جس سے اپنے وطن میں ۲۲ جنوری ۳۵ء یوم سہ شنبہ کو بوقت صبح انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم کی وفات ایسا حادثہ ہے جس کی اب تلافی ممکن نہیں۔ آپ کی ذات تمام علوم وفنون خصوصاً حدیث میں جس درجہ ماہر اور کثیر المعلومات تھی آپ کے حسن عمل، تقویٰ، اخلاق پاکیزہ کی جو حیثیت تھی اس پر ان چند سطور میں کچھ لکھنا دشوار ہے مختصر یہ کہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں وہ آپ اپنی نظیر تھے۔ دار الحدیث رحمانیہ اور یہاں کے مہتمم ومدرسین سے آپ کو خاص تعلق تھا۔ تحفۃ الاحوذی کے سلسلہ میں ہمیشہ دار الحدیث میں قیام فرماتے اور اپنی پر معلومات گفتگو سے ہمیں فیض پہونچاتے۔ ناظرین! علامہ مرحوم کا جنازۂ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ وارض بصبرہ الباقیات الصالحات والصالحین من المتعلقین اجمعین آمین!

مدیر